عراق افغانستان ۔ امریکہ کے قبرستان

مشیت ایزدی' حسب توقع اور حالات واقعات کے عین مطابق امریکہ عراق اور افغانستان میں الحمدللہ بری طرح گھر چکا ہے اور زخم دینے والا اب اپنا زخم چاٹ رہا ہے۔اور ظلم کرنے والا اب اپنی مظلومیت کی دہائی دے رہا ہے۔لیکن یہ جس طرح بھی شور وغل مچا تا رہے اور اپنے آپ کو اس آ کاس بیل سے نکالنے کی کوشش کرے اتنا ہی وہ مزید اس میں الجھتا چلا جارہا ہے۔اسے کہتے ہیں کہ ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اب تازہ صورتحال یہ ہے کہ عراق میں روز بروز امریکی فوجیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ ہورہا ہے اور ہر لحہ ان کے فوجیوں پر عراقی عوام اور مجاہدین کی طرف سے تابڑ توڑ حملے جاری ہیں۔خصوصاً تازہ خودکش حملوں نے تو امریکہ اور اس کی کٹھ پتلی انتظامیہ کی نیندیں حرام کردی ہیں۔اور اس کے ساتھ ساتھ پینٹا گون اور صدر بُش بھی ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہوگئے ہیں۔اور آئے دن متضاد بیانات سے ان کی حواس باختگی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔عراق میں سب کچھ ان کے فرضی اور کاغذی تجزیوں کے بالعکس جارہا ہے اور عراق امریکہ کے گلے میں پھندہ بنتا چلا جارہا ہے۔عجب نہیں کہ یہ پھندہ اس کی نخوت وتکبر سے اکڑی طویل گردن کو توڑنے کا سبب بن جائے۔جیسا کہ تاریخ کا سبق ہے کہ گوریلا وار امریکہ کے بس کا روگ نہیں۔ویت نام کی جنگ اس کی زندہ مثال ہے۔اب تو امریکہ میں صرف 232 امریکیوں کی ہلاکتوں پر تو بڑے پیمانے پر مظاہرے بھی شروع ہوگئے ہیں۔اور پریس میں صدر بش پر زبردست تنقید کی جارہی ہے۔اس کے علاوہ اب تک اس جنگ میں امریکہ پینتس ارب ڈالر خرچ کر چکا ہے۔اور عراق میں اس کی افواج پر ماہانہ دو ارب ڈالر کی خطیر رقم بھی صرف ہورہی ہے۔اور مزید ستاسی ارب ڈالر کی امداد کی درخواست صدر بش نے کانگریس کو دے دی ہے۔جس پر کافی لے دے بھی ہورہی ہے۔اس کے علاوہ امریکہ میں ہوم سیکورٹی پر 14.2 ارب ڈالر خرچ ہوئے ہیں اور گزشتہ دنوں امریکی وزارت خزانہ کے اہم عہدیدار نے یہ انکشاف کیا کہ عراقی جنگ نے ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور اگر یہی صورتحال رہی تو ہم بہت بڑے مالی بحران سے دوچار ہوجائیں گے۔یہ وہ تلخ حقائق ابھر کر امریکہ کے سامنے آئیں ہیں کہ اب اس کو راہ فرار نظر نہیں آرہی۔

عراق میں جہاں بعث پارٹی اپنی شکستہ صفیں درست کرکے استعماریت کے خلاف کامیاب جدوجہد کررہی ہے وہیں دیگر اسلامی ممالک کے مجاہدین بھی جوق در جوق عالم اسلام کے سب سے بڑے دشمن کے مقابلے میں دیوانہ

وار دوڑتے چلے آرہے ہیں۔تاکہ ظالم جارح اور عصر حاضر کے فرعون کا تکبر ملیامیٹ کر دیا جائے۔"نیویارک ٹائمز" کی تازہ رپورٹ کے مطابق ان مجاہدین کی تعداد میں ہر روز اضافہ ہورہا ہے۔خصوصاً اس میں تیزی رمضان المبارک کی آمد کی وجہ سے ہورہی ہے۔سبحان اللہ رمضان میں شوق شہادت کی تمنا اور دین اسلام پر مرمٹنے کی آرزو دلوں میں لئے عرب نوجوانوں نے امریکہ کے لئے وہاں محشر کا سماں باندھ دیا ہے اور بغداد کی گلیاں امریکیوں کے قبرستان بنتی چلی جارہی ہیں۔اور عراقی صحرا امریکیوں کے خون سے اپنی تشنگی بجھا رہے ہیں۔عراق میں ہر لمحہ امریکیوں کے لئے ایک نئی افتاد'ایک نئی دہشت اور ایک نئی قیامت ہے۔امریکہ اور برطانیہ اس ناگہانی آفت پر سراسیمہ ہورہے ہیں اور دنیا بھر کی افواج اور بالخصوص عالم اسلام اور پاکستان پر بھی دباؤ بڑھارہے ہیں کہ وہ اپنی افواج اس جہنم میں دھکیل دیں اور وہ بھی ہماری طرح استعماریت کا حصہ بن جائیں۔جس میں اسے اب تک کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہورہی۔ دوسری طرف امریکہ مظلوموں کا ساتھ دینے والے نہتے مجاہدین کی آمد پر بھی سخت نالاں ہے۔مقام مسرت ہے کہ ایک سپر طاقت اپنے اتحادیوں سمیت بے بسی کی تصویر دکھائی دے رہی ہے۔انشاءاللہ عراق کی سرزمین امریکہ کی اقتصادی اور سیاسی دیوالیہ پن کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

دوسری جانب سرزمین افغانستان بھی امریکیوں اور اتحادیوں کے خون سے رنگین ہونا شروع ہوگئی ہے بلکہ باوثوق اور آزاد ذرائع کے مطابق افغانستان میں بھی امریکہ اور اتحادیوں پر ہر روز متعدد کامیاب حملے ہورہے ہیں لیکن وہاں کی حکومت اور ذرائع ابلاغ کی عدم دستیابی کی وجہ سے وہ اطلاعات دنیا کے سامنے صحیح طور پر نہیں آرہیں۔لیکن دوسری جانب خود اقوام متحدہ کے ایک اعلیٰ ترین عہدہ دار نے پریس کانفرنس میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ طالبان افغانستان کے متعدد علاقوں پر کنٹرول حاصل کررہے ہیں اور ہم متعدد صوبوں میں اپنا کام اور مشن ادھورا چھوڑ رہے ہیں اسی طرح انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ عنقریب طالبان دوبارہ ایک بڑی تحریک کی صورت میں سارے افغانستان پر چھاسکتے ہیں۔دوسری جانب افغان کٹھ پتلی انتظامیہ بھی شور مچارہی ہے کہ امریکہ نے ساری توجہ عراق پر دی ہوئی ہے اور ہمیں بالکل پوچھا نہیں جارہا اور ہمیں انتہا پسندوں اور طالبان سے سخت خطرہ ہے۔اقوام متحدہ اور امریکہ سارے افغانستان میں اپنی افواج کا دائرہ پھیلا دے لیکن افغانستان میں اقوام متحدہ کی فوج کی تعیناتی بھی انہیں نجات نہیں دلا سکتی اور امریکی فوج کے ایک بریگیڈئر نے تو صاف کہہ دیا ہے کہ اب کے بار ہمیں اس قدر شدید مزاحمت کا سامنا ہورہا ہے کہ روسیوں کو بھی افغانستان میں اس قدر مزاحمت نہیں اٹھانی پڑی تھی۔اور تیسری جانب افغانستان کے کمانڈر اور شمالی اتحاد کے مختلف دھڑے بھی آپس میں لڑمر رہے ہیں اور دن بدن انارکی' بدامنی اور اقتصادی بدحالی میں اضافہ ہورہا ہے۔امریکہ اور دنیا بھر نے افغانیوں کو طالبان کے بعد یہ باور کرایا تھا کہ ہم افغانستان میں تعمیر نو کریں گے اور اس کو سیاسی استحکام اور امن دیں گے لیکن حسب توقع اور حسب روایت وہ سب جھوٹ وفریب کے وعدے تھے۔نہ افغان

عوام کے دن بدلے اور نہ افغانستان کی تقدیر بدلی۔ امریکہ کی پے در پے غلطیوں نے اسے وقت سے پہلے بحرانوں میں دھکیل دیا ہے اور آخر مظلوموں اور شہیدوں کی آہ وزاریوں نے اسے آن گھیرا ہے۔ خدا کرے کہ افغانستان وعراق امریکیوں کے قبرستان بن جائیں تاکہ دنیا سے ظلم وبربریت اور دہشت گردی کا قلع قمع ہو سکے۔

او آئی سی سے ڈاکٹر مہاتیر محمد کا فکر انگیز خطاب اور اس کی ہردلعزیزی کا راز

گزشتہ دنوں ملائیشیاء کے نئے دارالخلافہ پتراجایا میں مسلمانوں کی برائے نام تنظیم او آئی سی کا روایتی ناکام اجلاس منعقد ہوا۔ گو کہ اس ادارہ نے پہلے بھی مسلمانوں کے لئے کوئی قابل ذکر کردار ادا نہیں کیا اور نہ ہی اس کے مسائل حل کر سکا۔ یہ صرف مسلم حکمرانوں کے لئے ایک فوٹو سیشن کا ذریعہ ہے باقی یہ ہر لحاظ سے مردہ و بے جان پلیٹ فارم ہے۔ اس کی ماضی کی کارکردگی اتنی مایوس کن اور ناکام ترین ہے کہ ماضی کے بڑے بڑے عالمی بحرانوں اور خصوصاً عالم اسلام پر ابتلاء وآزمائش کی کسی بھی مرحلے پر اس نے نہ کوئی کردار ادا کیا اور نہ ہی کوئی عملی سدّ باب کیا۔ اسکا جغرافیہ صرف قراردادوں کی منظوری تک محدود رہا ہے۔

اس بار اس کا اجلاس پہلے سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل سمجھا جا رہا تھا اور تھوڑی بہت توقع کی جا سکتی تھی کہ عالم اسلام جو ہر طرف سے دشمنان اسلام کے نرغے میں ہے اور ہر ہر طریقے سے اسکی بنیادیں کمزور کی جا رہی ہیں اور ایک بار پھر استعماریت کا جن اس کو دوبارہ بڑی تیزی کے ساتھ نگل رہا ہے اور عالم اسلام پر دوبارہ غلامی کی منحوس اور سیاہ رات بڑھتی جا رہی ہے۔ ان اقدامات کے خلاف کوئی نہ کوئی مؤثر اور متفقہ لائحہ عمل امت مسلمہ کے سامنے آئیگا لیکن افسوس! صد افسوس! کہ عملاً کچھ بھی نہ ہو سکا۔ البتہ اس بار ایک مرد قلندر نے ایک نئی طرح اور ایک انوکھی وضع کی بنیاد اسمیں رکھ دی۔ اس نڈر اور بیباک جرات مند عالم اسلام کے لیڈر نے جہاں اس مُردوں کی انجمن میں جان ڈالنے کی کوشش کی اور انہیں خودداری سے کام لینے کا درس دیا وہیں اس نے اسکے غلامانہ ذہن کو بھی جھنجھوڑا ۔ مسلمانوں کو ان کی پستی کا اصل سبب بتایا اور پست ترین قوم یہود کی ترقی کا راز بھی ان پر عیاں کیا۔ اور یہود ونصاریٰ پر بھرپور تنقید کی۔ جو حقائق پر مبنی تھی اسی لئے آج پورے عالم کفر میں طنز وتشنیع کے نشتر ڈاکٹر مہاتیر پر برسائے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر مہاتیر وقتاً فوقتاً اپنی تلخ گوئی اور حق گوئی کے لئے اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ ساتھ میں اپنے ملک اور عوام کی ایسی خدمت کی کہ گزشتہ دنوں ان کی از خود اقتدار سے علیحدگی کے موقع پر نہ صرف ملائیشیا بلکہ دنیا بھر کے لوگوں نے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر مہاتیر موجودہ وقت میں عالم اسلام کے صحیح رہنما ہیں۔ لیکن افسوس آپ بھی وقت سے پہلے پس منظر میں چلے گئے۔ ڈاکٹر مہاتیر کا کردار اور ان کا جرأت مندانہ اقدام او آئی سی کیلئے ایک درخشاں مثال ہے۔ کاش! کہ یہ نعرۂ مستانہ منتشر قافلہ کے لئے بانگ درا اور آواز رحیل ثابت ہو۔ امین ۔